رجسٹرڈ نمبر ال ۔ ۱۰۳
REGISTERED No. A 763



M.B.KHAN ARTIST Gogawan LUCKNOW

جلد ۹ — نمبر ۱۲

مضامین غیر

جمعہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء

چوتالہ

سکھی بھاگن ماس جو آئے۔ نئے رنگ لائے
رات بیر دیوس بٹریا بولت تان لگائے
گلین گلیں کو کر جو نکت۔ موہت تانگ اُٹھائے
نئے رنگ لائے

جہاں جہاں ہُکا بو ابہا جیں۔ تہاں گئے رینہ گرائے
تہ کے تر سے ڈھیر کرت ہیں۔ چھپر چھانی ہیرے
نئے رنگ لائے

گھر گھر پاپڑ بیلیں مہریا۔ ہاموتگ سپاٹے
دال موٹھ پیراک سموسا۔ دالمت چیلے بنائے
نئے رنگ لائے

کا جرتیل لڑکا گھورے۔ سنگ بیچ دھوم مچائے
جوتی گنوار سجا ساں نکست۔ منہ مار کھا لگائے
نئے رنگ لائے

گانوں ماچا لاک میریا۔ جیلا گنیل بنائے
دوڑ دوڑ مرون پہ جھپرکت۔ اوی بھاگت ہونچی لیلا
نئے رنگ لائے

لڑکا سیے ہاتھ پچکاری۔ تہ مار رنگ بھرائے
پچ پچ پچ پی پیا پچ پچ پچ۔ چار یو اور مچائے
نئے رنگ لائے

ناچے بٹریا گاوے جیگوا۔ پانوں گھنگھرو بندھائے
باجت طبلہ اور سرنگی۔ تال مجیرا لگائے
نئے رنگ لائے

مٹکت چمکت بھانڈ بھگتیا۔ آپن سوانگ بنائے
کہیں گھٹمال ٹنچے کی جگی۔ کہیں اچھے دھرائے
نئے رنگ لائے

رہے سلامت کچی بجی۔ ہوا جات پڑھے
جیکست ٹنک پیت سب گھیرے۔ بڑی گگن بھرے کوئی
نئے رنگ لائے

جاگتن گھر سعون منت ہے۔ تھارن بیچ چبائے
کھوں کھوں رودھیا جاگ جنت ہے۔ کوئی گھیانا ناڑی بجرے
نئے رنگ لائے

ٹھٹوں ہوش پیا گھواڑ کراڑ بور بول سوہائے
گاؤ کبیر جبیر لگاؤ۔ چھوڑو نہ بن بھگوائے
نئے رنگ لائے

رباعی

رینڈ اکھاڑ گیا تب ہاتھ میں رینڈی آئی
رات بھر ہولی جلی صبح دھولینڈی آئی
پرسیہ رنڈی نے ناکا توڑے ہوش و حواس
مے فروش آیا تو افتادہ یہ جینڈی آئی

راقم ــــ ہوش جرولی

دوسرا رنگ ملاحظہ ہو

مزے دار ہولی طرحدار ہولی — بہت نشۂ مے سے سرشار ہولی
گلے میں یہ پہنے ہے زنار ہولی — کہ ہے موتیوں کا کوئی ہار ہولی
جدھر دیکھو پچکاریاں چل رہی ہیں — عجب رنگ سے آئی ہے یار ہولی
چڑھاتے ہیں ٹھرے کی بوتل پہ بوتل — مناتے ہیں بھٹی میں میخوار ہولی
لپٹ جا گلے سے بصد شوق و حسرت — ہوا ہے عاشق سے بیزار ہولی
جلانے کو ہر سال ہندوستاں میں — یہ کیا ہے کہ آتی ہے ہر بار ہولی
خفا ہو کے کہتا ہے ہر ایک مفلس — کہاں سے یہ آ دھمکی مردار ہولی
دھولینڈی اُڑاتا ہے طاعون کیا کیا — کہیں ہو نہ آتے ہی بیمار ہولی
نشاں آتش گل کے پردے میں رہ کر — جلاتی ہے دنیا کی گلزار ہولی
تماشے دکھاتی ہے بہروپ بھر کر — عجب طرح کی ہے یہ عیار ہولی
دلائے گی سوراج کیا ہندوا لو — تمہارے تعصب کی سرکار ہولی
ہوئی مفلسی میں ہوئی مفلسی سے — دل آزار ہولی دل آزار ہولی

راقم ــــ سرکوب فتحپوری

کہاں خیال گناہ و عذاب ہولی میں

نہیں پسند ہے کیوڑا گلاب ہولی میں / بہکے گی بس یہ خانہ خراب ہولی میں
جہاں جہاں ہیں کلالوں کی بھٹیاں پکی / کھچا کرے گی برابر شراب ہولی میں
نکال سے پی پی کے اپنے چہنگے جب بدمست / تو ان کا دیکھنا پھر پیچ و تاب ہولی میں
رکیں گی رنگ کی دھاریں ایک چھینٹے سے / وہ بیٹھے ڈال کے ناحق نقاب ہولی میں
پڑے ہیں شہری میں دھوتی "تارے لالہ جی" / نہ کوئی پردہ نہ کوئی حجاب ہولی میں
جناب شیخ بھی دیکھیں جو سیکشوں کی بزم / شراب پینے کو سمجھیں ثواب ہولی میں
بنا ہم کو نہ ہولی کا دو تو کیا پروا / خدا ہو کس لیے کیوں ہے عتاب ہولی میں
ہولی کے نالے میں ہم سے گرے کوئی صاحب / تو منہیں کے بولے نہ تھے ہیں جناب ہولی میں
نکلتے ہیں جو رنگ کپڑے میں خوب ہی لت پت / بہت سے ہوتے ہیں یوں فیضیاب ہولی میں
بلا کے پھول دکھائی بہار ساقی نے / اشارہ فتنۂ چھڑک کر گلاب ہولی میں
جو پی کے کوئی بھی بہکا بنا وہ سودائی / ملا ہے واہ یہ اچھا خطاب ہولی میں
تمام نعمتیں رندوں کے سامنے ہیں مگر / غذا ہے اصل شراب و کباب ہولی میں
نہ ہے فروش کا رکنا ہے بادہ پینے سے / یہ محتسب کا کوئی ہے حساب ہولی میں
جو توبہ کر چکے ہیں دختِ رز کی صحبت سے / انھیں بھی دیکھ لے [illegible] ہولی میں
کوئی گلال کوئی قمقموں پہ نازاں ہے / کسی کے پاس ہے رنگِ شہاب ہولی میں
عبیر گھگا اڑا کر کبیر گاتے ہیں / عجیب سوانگ ہے یہ لاجواب ہولی میں
بہت خراب ہوئے [illegible] شغل سے [illegible] / کبھی نہ منہ سے لگانا شراب ہولی میں

راقم [illegible]

رسیلی ہولی

نہ یہ بازار میں کھیلے نہ یہ گلزار میں کھیلی / ہمیشہ ترک کھیلے دامنِ کہسار میں ہولی
حیا کیسی کہاں کی شرم دختِ رز کو مل کھیلی / جو کھیلے رند مشرب خانۂ خمار میں ہولی
ہمارا ہی مکاں بے رنگ ہے تیرے نہ آنے سے / رچی ہے آج تو ریا در و دیوار میں ہولی
[illegible] / مگر کھیلیں گے ہم سرشار کر کے یار میں ہولی
اب ایسی ہولیاں [illegible] / زلیخا خوب کھیلی مصر کے بازار میں ہولی
[illegible] / ترے تیروں نے کھیلی خوب قلب زار میں ہولی
[illegible] / منائی [illegible] زلف عنبر بار میں ہولی
[illegible] / یہ کس نے [illegible] کہسار میں ہولی
نہیں معلوم کیوں سرشار دل [illegible] / مزہ دیتی نہیں افسوس ہجرِ یار میں ہولی

راقم [illegible] سرشار [illegible]

اور رکبیر

کس کی شادی کس کا غم
بادشاہ کی دم پر دم

ساقی بھی اب رہے ہیں کم / چھوٹے سپے نرم گرم
چندہ بھی اب ہوا ختم / [illegible] ہوا یا ہوا ہضم
اور رکبیر

کس میں [illegible] ہے دم خم / [illegible] کون ادھم
[illegible] کا کیا غم / تحریکیں سب ہوئیں بھسم
اور رکبیر

رندوں میں جب چلی چلم / مست ہوئے پی کے اک دم
[illegible] / باز آئے سوراج سے ہم
اور رکبیر

بیگم ہوں یا ہوں خانم / [illegible] حیا حرم
[illegible] کے [illegible] قدم / مانگیں چندہ [illegible]
اور رکبیر

[illegible] عصمت کو [illegible] کم / پردہ [illegible] ہوا ختم
آزادی سے [illegible] / [illegible] چلتے کریں گرم
اور رکبیر

مسلم ہندو کھائیں قسم / دیس ہمارا دیس کے ہم
[illegible] کا یہ علم / [illegible] کر دیں گم
اور رکبیر

[illegible] ٹوٹا بم / [illegible] تازہ بھسم
[illegible] جلدی عرب عجم / [illegible] گرم گرم
اور رکبیر

لکھنے والوں میں بس ہم / پنچوں میں تم سے سب کم
اخباروں میں اک [illegible] / [illegible] سب [illegible] قلم
اور رکبیر

راقم ذہین فتحپوری از کانپور

مصرع طرح ۔ زرد و رنگت ہو گئی ہے اب ترے بیمار کی

کل جو ہم نے لا کے کھائیں [illegible] بازار کی / [illegible] جیسے چلے بیمار کی
سامنے میرے [illegible] / [illegible] سر بازار کی
[illegible] سجدے میں شیخ جی / [illegible] ستار کی
ہم نہ کہتے تھے کہ [illegible] کا اچھا نہیں / [illegible]

وصل کی شب بیخودی ایسی بڑھی ایسی بڑھی
سیکڑوں بوسے لیے گو تھی اجازت چار کی
لاکھ وہ وعدے کریں لیکن ہمیشہ وقت پر
پاسداری کچھ نہیں ہوتی انہیں اقرار کی
آئینہ میں دیکھ کر کہنے لگا مجھ سے وہ شوخ
ہائے کیسی گت بنائی پھول سے رخسار کی
منتظر تھا انکا میں دل نے کہا وہ آ گئے
آئی اک آواز جو پازیب کے جھنکار کی
کیوں گئے تھے میکدے میں پٹ گئے اچھا ہوا
یہ سزا ہے شیخ صاحب آپ کے کردار کی
لیڈروں کی غلطیوں سے سال ہی دو سال میں
اور بھی بے ضبط حالت ہو گئی سرکار کی
بادہ نوشی روز کی اچھی نہیں ہے میکشو
دیکھنا پچھتاؤ گے کر ایسی ہی بھرمار کی
شاعروں میں ذکر تھا کل سنا ہم نے ذہین
ہر جگہ تعریف ہوتی ہے ترے اشعار کی

ذہین فتحپوری

قطعہ

جنگ میں ہے شراب بھی آج
جسکو جو چاہے شوق سے پی لے
لالہ کہتے ہیں یہ لطف سے
ایکسائز دسے کے لوجے سے عمر لی لے

دُودھ نہیں تگڈم
یعنی
شب برات نوروز ہولی کا سنگم

واہ تثلیث مقدس کے کارنامے دیکھیے کیا جوڑ ملا ہے کہ دل خوش ہو گیا مگر حیران ہوں کہ آتشبازی کا وزن دکھاؤں یا ہولی کا سوانگ یا نوروز کے سال کا جشن بپا کروں۔ اچھا تینوں سہی۔ پہلے پہلے آتشبازی پھر رنگ پاشی اور اسکے بعد نوروز کی چھٹی ہوائی۔ نوروں سے لگی سرنیں مجھی معنوعی ستی

کیسے بانکرا کا ٹٹو اپنے زور میں آپ ہی سے نیچے آ رہنے کی عمدہ مثال ہے۔ نشہ کا زور ہے ورنہ لالہ کے واسطے اونہ سے منہ گر پڑنے کی عادت کوئی نئی نہیں۔ یہ سوراجیوں کی قسمت کا حال ظاہر کرتی ہے گئے تھے فلک کونسل کو چاند کے لگانے۔ بجھ کے رہ گئے۔ اب فرماتے ہیں ؎

ناہی ائے بھرے ستیاں کیا ہیں تم سے روٹھی تھی
یعنی شبرات اور ہولی کی آتش افروزی کو فروغ
شعلۂ حسن سمجھ کے اگر یہ عم لگائے ؎
کس طرح چاند کے دیوار پہ پہنچے تم تک
نالۂ عاشق صادق ہے یہ لنگور نہیں
تو گو یا اپنے طالع کی رسائی کا صحیح اندازہ کر لیا۔

چھایا بھر بھی۔ نشہ کے زور میں لالہ کی خالی خولی طبیعت داری پر لالٹین کا تبسم۔ بھولا میرا

لگ سمجھا کر انھیں گھر لے گئے
ہم سے کچھ ہوتا نہیں ہم کیا کریں



بیسویں صدی میں آزادی کی تصویر

مفت

صرف ۵ رئیس و معزز اشخاص کے نام تحریر کرنے پر ۱۹۲۴ء کی جنتری مفت روانہ کی جائے گی

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

شمالی ہندوستان

میں اپنی طرز کا واحد آزاد خیال قوم پرست ہفتہ وار

دیش بھگت

ہر اتوار کو میرٹھ سے شائع ہوتا ہے۔ تمام اہل قلم و نمایان ملک مثلاً لالہ لاجپت رائے۔ بھائی پرمانند۔ ڈاکٹر ستیہ پال۔ لالہ ہردیال۔ وغیرہ کے مضامین پولیٹکل سیاسی کہانیاں اور ظریفانہ نظموں کے علاوہ دنیا بھر کی جدید خبریں شائع ہوتی ہیں۔ یہ اخبار صوبہ میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے جاری ہوا ہے ہر ایک محب وطن کا فرض ہے کہ وہ اسے خاص طور پر پڑھے اور دوسروں کو خریدار بنانے کی ترغیب دے۔

چندہ سالانہ عوام ہے بلا اظہار ہے للعہ

المشتہر

منیجر دیش بھگت میرٹھ

سورج مارکہ
جرمنی خضاب نمبر ۲۲۹

اس سے بہتر خضاب روئے زمین پر ایجاد نہیں ہوا بعد صفت موصوف ہے

سفوف اور شیرہ

قیمت فی شیشی ۱ دس کی بکس عکسیہ
اور کارڈ بھیج کر نمونہ مفت طلب کیجیے

المشتہر

یوپی کا ایجنٹ پالمن جی بڈمن بھائی
امین آباد لکھنؤ

خوشبودار!! خوش ذائقہ!! خوش رنگ!!!

زردہ تمباکوئے خوردنی

فی سیر پیسہ عہ۔ للعہ۔ سے۔ عار بھر

قوام مشکی و عنبری — گولی نقرئی و طلائی

مقتول اخال — قند اخال

ماہر تمباکوئے خوردنی و عطر لکھنؤ سے طلب فرمائیے

پتہ سیٹھ بیجناتھ جی مہاراجگنج لکھنؤ

پاکونسل میں آنریبل ممبروں کے سوداکت ہیں۔ چکچے اور گھنڈے ہو گئے دم بھر کا اجالا اور ساری رات کا اندھیرا کیا گورنمنٹ بروہ مہربانی ہے کہ اس کی تحصیلداری کی ترجیح میعاد کی تقریب میں جو غریب کسانوں سے جبر چندہ وصول کیا گیا ضیافت اور ناچ کے مزے اڑائے گئے بعض معززہ کاشتکاروں کے سر پر بذریعہ آلۂ چرمی ضبت کاری کی گئی غریب کاشتکار نے تار برقی کے ذریعہ گورنر کے کلبۂ انصاف وعدالت میں ضیاباری کی۔ یہ قتل بھی سخا کی بے ایمانی بدمعاشی ہے یا نہیں؟

جواب ملا سب جھوٹ ہے صرف چھ سو دس اس مد میں وصول ہوئے۔ چار سو رئیسوں نے دے دیے کوئی سختی نہیں نہ پولیس میں اسکے متعلق کوئی شکایت ہوئی ہے

چلیے معاملہ ختم۔ دو سو دس روپیہ معلوم نہیں کہاں سے آئے۔ پولیس اور گئی رجب گورنر کو تار دیا گیا اور راستے اپنے نوکروں ہی کی رپورٹ پر اعتبار کر لیا تو آنریبل ممبر کی جوتی کو کیا غرض ہے جو بات بڑھائیں مطلب کچہری چھوڑنے سے تھا وہ پورا ہو گیا۔ شب برات اور ہولی تو ہو گی۔

نجومی کہتا ہے کہ ہندوستانیوں کی قسمت میں یہی پھول جھڑیاں لکھی ہیں۔ جہاں ادنیٰ ادنیٰ تحصیلداروں کی مزے داری میں دو دو سو کی رقمیں خواہ بذریعہ زمیندار یا بوسیلۂ چوب و چرم یا بست و خوشامد حاصل کرکے صرف ہو گی۔ کوئی آزاد تحقیقات ہو گی نہ ممبر صاحب تحقیقات کا مطالبہ کرینگے وہاں کا سوراج یہی پھلجھڑیاں ہیں۔ "گھر بیٹھے تماشا دیکھو"

مہتاب - واہ ؎

چاندنی خانم نے ہی خیال سے بہنا پا کیا

ادھر روشن ہوئی اور آنکھوں میں چربی چھائی۔ لالہ گھوڑے کے آفتاب سے فیضیاب لالائن جیسے آفتاب جیسے مہتاب چھوٹ رہی ہیں کوئی کہنے والا نہیں۔ دل کے اندھیرے گھر میں اجالا نہیں شر پیچے کا کر یا ہے بارہواں ہے اندر رات ؎

ساقی تو مے شراب دے دے ... آفتاب دے دے

سنو آفتاب پیٹ کے اندھیری کوٹھری میں اتر جاتے ہیں مگر باطنی تاریکی بڑھتی جاتی ہے یعنی اہل ہند کے چند رمال بھی ہیں مگر آنکھوں کی خبر نہیں ؎

باکوری باطن چہ کند دیدۂ ظاہر
نرگس بہ چشم آمد و بینا شدنی نیست

پٹاخا لالائن کی لگا لی۔ جولیاروں کی قلابازی

گالی میں وو لگی تو ہے نہ ڈرونگی

دیگر لالا سوری جو نہ بیچے۔ کہیں تمام گیلیت جوری یا سر سلیکچر ہیلی کا جواب ہے جس نے سوراجیوں کے کان اکثر جھنا دیے ہیں۔ نجومی کہتا ہے کہ پولیٹیکل اعتبار سے یہ سال سانحہ خراش ہے۔ کانوں میں انگلیاں دے کے بیٹھنے والے البتہ آرام سے رہیں گے۔ جابجا صاعقہ کا بھی خوف ہے۔ جتنے بچے اس سال پیدا ہونگے ان کا خمیر فیسل پیاس سے مشابہ ہو گا۔ تماشبینوں کو چھیپا کی خبر سنانی چاہیے۔ رنڈیوں کی مشتری ۲ گھڑیں خانے میں ہے سب کا پاؤں بھاری ہو گا۔ نوچیاں کم ہونگی طبلیے زیادہ ہوں گے۔

چھچھوندر۔ کالی پچکاری سے آتشیں دھار نکالنے والی چیز ہے۔ باولی ہے گھر گھر کی خبر لائے گی ننگے اور جڑے پائنچے دونوں کا ضرر ہے۔ نجومیوں کا قول ہے کہ جو ہے سو۔ رنڈیوں کو بواسیر کی بیماری بہت ہو گی کمر وا ناچنے میں پشواز سے بارود کی بو آوے گی۔

گھنچکر۔ بیگمی کے ناچ کا تماشا۔ گھوڑے سر پھیرا یا۔ اباراکبیر کہا اور ڈھیر ہو گئے ڈاکٹر کچلو اور منشی حسرت کی تقدیر بھی اسے کہہ سکتے ہیں ؎

ہر بعد کے دائرے ہی میں رکھتا ہوں جو قدم
آئی کہاں سے گردش پرکار پاؤں میں

چرخانہ الٹو ہوئی ہے۔ ہوئی ہے گئی چلی ہے۔ اگر سیل جائے تو مسٹر واٹس اور پنڈت موتی لال کی تقریر ہے۔ شگون ساعت بجا رہنے والے متفق ہیں کہ اب کی سال مقدر کا پھیر زندگی پر ہو گا۔ ناچنے والیوں کو آنگن ٹیڑھا نظر آئے گا جہاں جائیں گی گردش تقدیر ساتھ ہوگی نصیبوں میں ٹوکا لگے گا۔ بھین پھیری کہلائینگی ؎

قدم ناسبا رک و مسعود
گر بہ دیار دو بہا مد دو ود

جدھر جائینگی یا بدست دیگر دست بدست دیگرے نکالی جائینگی۔ ہاں اگر تماشے میں بند کرکے چھوڑی جائیں تو ضرر کا اندیشہ کم ہے۔

پھول۔ لالہ کی مونچھیں اور لالائن کا انگا۔ نشے کی ہوا۔ سرکاری عملے کی رشوت ستانی کا دوسرا نام ہے۔ بدتمیزی اسی سے مشتق ہے۔ منجمین کا قول ہے کہ دو عالم گنبد دھڑکا ہو گی۔ سرکار قہقہہ لگائے گی۔

انار۔ شہاب بھری پچکاری ہے فلک تک آتشیں فوارہ چھوڑے تب کی سنت۔ انگیا کے کھلتے ہیں مگر بے خبر۔ نشہ کی بدولت صرف آہ اور جی کی خونریزی ہے باقی خیر صلاح۔ پنڈت جی فرماتے ہیں کہ سودیشی تجارت پر حسد کی آگ بجھے گی۔ فرد لگے اور سرڑکے کی آواز سے کان بڑی آواز نہ سنائی دے گی۔

چرخی۔ چرس پر دم لگانا اور تیورا کے گرنا۔ نشہ میں عقل کا چکرانا۔ لالائن پر لٹو ہونا اور صورت کے ورد جانا۔ اسہال ہونے یعنی سنسنی چلنے کا نتیجہ ہے ؎

آنے لگے بیٹھے بیٹھے چکر
فانوس خیال بن گیا گھر

سی پی کونسل کی قسمت۔ گھڑی کا رقاص جلی بلی کا پاؤں۔ چرخا اسکا مذکر بھی ہے اور بہن بھی ہے۔ باور نہ ہو تو کسی چرخا سے پوچھیے۔ حضرت زردشت کی سیرگاہ یا دورہ گاہ۔ اسی سال نجومیوں کا اتفاق ہے کہ چرخیاں سیکڑوں اختر و نبالہ دار بنائیں گی جس پہاڑی پوت رسانیہ روشنی ایذا کی حیدرآباد دکن میں نوکری کا امیدوار ہو گا۔ زندگی دیکھ پائے گی تو پھر کمتی ہو جائے گی ہر گھوڑے بچہ پاؤں بچھڑے کا لگ جائے گا۔ مگر گھوڑے خلاف جنت



کجکلاہ: بکشائے درے در ندارم دگرے
ایران: پاشوہر باشد تو کیستی از تو ندارم خبرے

کھیلیں گے۔ اگر کسی حاکم پر یہ چھاوں پڑا تو عمر دورے میں بسر ہوگی۔

ست آوازہ۔ ہولی میں ہولا بھوننے کی نقل ہے۔ ڈرے ہوئے شرابی کا بار بار بھجکنا اور پھر غیں ہو جانا للائن کا پلیتا سلگانا۔ لالہ کا پھنک کے رہ جانا۔ ہندوستانیوں کا پولیٹیکل جوش ہے کچھ آوازیں نکالیں اور سو رہے پنڈت جی فرماتے ہیں کہ سال میں دس بیس دفعہ آوازیں آنکلیں گی پھر بندھی جیلے شیرازہ ابتر۔ ورق چاک۔ قصہ پاک۔

چاچی چوہی۔ مدوا پینے میں للائن کی سسکیاں بھرنا رنگ کی میمن چھوہارا۔ یا نان کوآپریشن کا خواب۔ نجومیوں کا قول ہے کہ کہکشاں کی چاچی چوہی اب کی زمین پہ سایہ فگن ہے۔ سٹر ریزے سیکڑ انلڈ ہو سے گزر ھینگے رتے پچھلا سرطوں میں جو کوئی آ گیا اسکی شامت آئی چھینٹے قیامت کے ہیں۔

مختصر یہ کہ ہولی آب (رنگ) پر سوار شرارت آگ پر سوار اور میاں نوروزان دونوں پر سوار ہیں۔ طبقات آبادی کے متعلق پیشین گوئی چھپی جائے گی تو بات کیا ہے وہ اخبار نویس نہیں جسمیں فراست نہو دیکھیے مولانا پنچ نے جنوری ۱۹۲۳ء میں تو آتش خاموش کے نسبت لکھا تھا "ایک سال ۱۹۲۲ء کے آخر میں جو خزانہ نکلا ہے دوسرے سال کے ختم ہونے تک حق بحقدار خواہد رسید" ایسی ایسی پیشگوئیاں بہت سی کی ہیں اور پوری اتریں پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم کہیں اور جھوٹ نکلے آزما دیکھو

واقف ——— پنڈت آتش باز ہولیارا

للائن کی یادماں

(مضمون تہوار ہولی شریف)

گھٹی کو کیریہی اے جب منگی نظرن ماں — تکت ہے چہرہ جنکن ماں قمر پان شہوکے
ٹوک تریات ہے چھا شاہ ہم تر کا نرگرت ماں — نہیں تو حورتن کی کا کمی وہ کٹن ہیں نگرن ماں
سنت ہم کا کرتن کی مطابق فعل ہوجن کا — چمک رتی کہ تم جا تو جانی ہے ناد بدرن ماں
پچھواں ری کو درگراں بچے ہم بکل گیا سوتا — مزہ جب ہے کہ اب آوے لگا آنسو کہ نظرن ہے
بھلا جھل ہوت ہے پاکیو جیک چپکیا دل کی — گلستاں کی کسم تارے جڑے ہوں جیسی چیرن ما
کیسونا کہ گرنہ ہے ہم تر کا جنت ہیں ہو جانی — بچائیو ہم برے لوکا۔ لگے تا آگ چھیرن ماں
بھلی ہی ہے ہم نکا لوگی وہ بس ورکن کو ترسے — قیامت ہم کہا نہیں یوں دوزخ۔ جو کالا سا نظرن ما
تنک ہمری سنو تا کو ذرا اچھا نہیں۔ دیکھو! — چچیریں اور ہم پیلے سب پڑی ہوت جیا برہ
جتاسے دیت ہیں اکتا ہو کر ہیو ہم سے ہر فعلی — ہزاروں بار ہم لا کا گر کیفیت ہو غیرن ماں

---

۱ سیتی تریہ گریا مت کرو۔ تریت کرو۔ ۲ جو دھوتی تیں ... ۳ بڑا کام۔ ... ۔

بھلا تم ہی کہو کی بات اس پر سیتہی کی جھگر — ہیں نالیں کہ غیر بپتا تنک عیب چھپا ہو بھلا
پیاموگرہ بڑے لالہ کی بنیہ لگی سوئی ہے — بچارا کی پھیسل سکو نہیں ذہب کے بوندن ما
ابھی تک سامنے نظرن کے ہے پر دو پچکسانا — جو جھلوا اول کر گا وہ تار ہو رہو کے بھرلا
پھیسن جھبی کی پیلی بتیں وہ جتیں کا ہو جملیں — جو تم ہو تیرے کو دان ہوتا تو ذہنی کے تن ما

للائن وروسے پڑھتے ہیں اب آئے چلو او

سبب سوزش ہے او تقنس دریں شعرن ما بھر لاگی

واقف

تقنس کرانی تم کا کوردی جانشین لالہ غ ..... ش کالی وی بکیٹہ یا جی

پنچ ملِ خدا۔ خدا ملِ پنچ

(الحامل و الحاملہ)

بڑی بات! اماں حوا کے وقت سے لے کے اب تک طبقۂ نسوان کے دل کی ایک آرزو تھی جو کبھی پوری نہ ہوئی یعنی قاسم عورتیں رجال و نساء کی ترکیب سے ایک تیسری چیز دل کو ٹھنڈک دینے والی بنتی ہے جس کا نام نتیجہ لذت یا ضمیر محبت کے لین دین کا کھاتا ہے مگر اس کا بار عورت ہی کی نازک جان کو اٹھانا پڑتا تھا۔ خدا کی قدرت کہ مذکور تانیث میں مساوات کی کم از کم ایک مثال تو نکل آئی (بحوالہ معزز روزنامہ خیابان) روما کے کسی علمی رسالے نے نیویارک کے ایک طبی مجلہ سے نہایت عجیب خبر نقل کی ہے۔ چند ہفتے گزرے کہ سرویہ کے عام شفا خانہ میں کوئی تنومند جاپانی چست بست دو سالہ جوان پیٹ کے درد میں مبتلا بغرض علاج آیا۔ ڈاکٹر نے پیٹ میں بچہ کی حرکت محسوس کرتے دیکھا تو جھٹ پیٹ چاک کر دیا معدے کے جوار میں ایک تھیلی رکھی تھی اور تھیلے کے اندر جیب جیب کرتے دو لڑکے نکلے ایک دس انچ کا دوسرا پانچ انچ کا۔ بڑے صاحبزادے اچھے خاصے موٹے تازے تھے تو نا گلگو تھنا سے نقشے منہ میں دو دانت سلامتی سے موجود چہرہ گردن سینہ بھی درست۔ مگر مجھنگے تھے۔ بیچارے صاحب پر قوت مصورہ نے کوئی تصرف نہ کیا مگر دو بڑی آنکھیں تھیں تو تند ہوتے ہی اس البیلی زچا کی خبر ساری بستی میں پھیل گئی۔ تو دوڑ دوڑ منہ تک گئے اگر یہاں زچا خانہ رہتا تو ہیجڑے گرنے ڈولی کی تیاری کرتے۔ کیا سنی کی آنکھ بھی کبھی ویسی حمل رہ جاتا ہے۔ زچا خانہ گانے جلنے

لاوے کٹورے تیل دیکھوں متر کیارے دکھے

لاوے کٹورے میں تیل۔

طرفہ ماجرا یہ ہے کہ حضرت کریٹ بھی ہا تو کس کا؟ والد ماجد کا۔ بیٹے

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ حضرت کا وجود جب شکم مادر میں ہوا تو آپ ایک نہ تھے تین تھے تقابلاً ان جذب و انجذاب حضرت کو گو والدہ محترمہ نے قبول کر لیا باقی دو کو آپ سٹرک گئے۔ چونکہ وضع تھے ٹی غیر محلہ کی معیت میں مبتلا تھے لہذا ان بچوں کا نشوونما طبعی طریقہ سے ہوا جسمانی اتصال کے باعث روحانی فیض سے بچا بچایا حصہ ان دونوں کو بھی ملتا رہا۔ اور نو مہینے میں جو ڈھانچا بننا چاہیے تھا وہ ہندوستانی سوراج کی طرح رفتہ رفتہ ۲۲ برس میں تیار ہوا اور اسی طرح بے معنی و مہمل رہا جیسے ریفارم اسکیم ہمارے بڑے لاٹ صاحب یا مسٹر ریزے سیکرٹ لندن کے دماغ میں۔ خیر یہ تو جو کچھ ہونے والا تھا ہو پڑا۔ لیکن ایک نحوی مسئلہ کس قدر مشکل ہو گیا یعنی یہ معنی کہ عورت کو "حامل" بغیر علامت تانیث (ہ) کہتے تھے سب کو معلوم تھا کہ مرد کو پیٹ نہیں رہتا اب زبردستی تائے تانیث دم میں لگانی پڑے گی۔ ایک یہی نہیں بلکہ مونث حقیقی کے تمام علامتوں میں بادھا لگا۔ اگر یہ جاری معمول بھی شروع ہو گیا تو کیا ہوگا؟ اس قسم کی اولاد قانون شرع میں بھی گڑبڑ پیدا کر دے گی۔ اب تک اولاد کو ماں باپ دونوں کا ترکہ ملتا تھا اب بابا بی کہیں گی بس! بس!! تمہارے پیٹ میں میرا کوئی حصہ شریک نہیں اپنے باوا سے فرزندی حق کے ساتھ مہر بھی لو۔ اور اس مہر میں اپنے بچوں کا حصہ لگاؤ۔ مدت حمل بائیس یا بیس سال ہو گی تو بچوں کے دادا کو ایک معقول سرمایہ جمع کرنا پڑے گا کہ مبادا پیٹ رہ گیا ہو اور جوانی میں اس وقت ہوئے جب اپنی آنکھ بند ہو چکی ہو۔ علاوہ بریں دستبردار اس خلاف قانون فعل کے اثر سے محفوظ نہ رہیں گے اپنے لڑکے تو ان کو "آن" کہیں گے اور بی بی کے بچے "آپا بی بی کے بچے" انکے والد کو دادا کہیں گے اور انکے بچے "دادا" ہیں یارو اب قانون قدرت نے "زن پروری" پر کمر باندھ لی۔ مردان سرد کو معلوم ہو کہ بہت اُٹھائے اُنہوں نے پھیرے اب پردہ ساحین تشریف رکھیں تکالیف کا بلیہ آنا

اچھا اپنی سطر ما پڑھا لاگو رڈ تیل ری کا دانہ گمٹی کا حق کمائی میں سے بچا ہیں۔ منہ بڑی دو دینا کون دوڑ دھوپ کرے گا۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

غول کے غول پئیں گا کا زور پہ خماروگی
مستیاں کرتے ہی بجا آئی ہے سیوا روگی

جب تک شیشے کی لال پری بازار میں نہیں آئی تھی اس وقت تک ہزاروں خدا کے بندے ایسے تھے جنکے دماغ میں اسکی بو بھی نہیں گئی تھی۔ گلی گلی بادہ فروشی کے بعد سر ہنری سٹیفن کا یہ فرمانا کہ شراب نوشی تعلیم کے اثر سے زائل ہو سکتی ہے ایک ہذیان ہے۔ مسٹر امین کہتے ہیں کہ جب آخر اور کیا فکر کی جائے۔ دام تو برابر نشہ کی طرح بڑھ رہے ہیں اسپر بھی لوگ نہیں مانتے۔ کوئی ان دونوں سے پوچھے کہ دام بڑھنے سے فائدہ کس کو ہوتا ہے؟ مگر پوچھے کون ایک ہی دیندار مسلمان ممبر صاحب نے تو جھٹ سے رزولیوشن کی مخالفت ہی کر دی؎

زاہدا ہوش بیخودی ہی تو ہے
ساقیا ذکر مے کشی ہی تو ہے

شاباش! مسٹر کیلورٹ نے فرمایا کہ کوئی ہرج نہیں اگر گورنمنٹ کراسی ہے پھر بتائیں جس سے خفیہ شراب سازی کا مشغلہ بند ہو جائے تو حکومت شکر ادا کرے گی۔ آپ کی منطق بھی نرالی ہے۔ یعنی ترک شراب فروشی کو خفیہ شراب سازی لازم ہے۔ اجی جناب پیر مغاں صاحب آپ کے پاس سوائے قانون سازی کے اور چارہ ہی کیا ہے۔ جو دماغ رولٹ ایکٹ قانون تحفظ منہ ایجاد کر سکتا ہے اور کوکین فروشوں کی سزا دہی پر آمادہ ہے اسکے نزدیک خفیہ شراب سازی کا انسداد مشکل نہیں۔ آخر تمام جرموں کا انسداد کیونکر ہوتا ہے۔ اور اس جرم کے انسداد کا نام لیتے ہی دشمنوں کی جان پر کیوں بن جاتی ہے

آپ شراب فروش کی بداخلاقی کے خود مرتکب ہیں تو کوئی جرم نہیں کرتے۔ صرف اسقدر روک کرتے ہیں کہ کبھی چار آنے کی جگہ آٹھ آنے دلوا دو۔ دستور سے ہو۔ شراب خواری بری بات ہوتی تو لاٹ صاحب کیوں کرتے جو بات لاٹ صاحب سے سرزد ہو وہ بری نہیں ہوتی

ایک اور خوش اطوار صاحب فرماتے ہیں کہ شراب خواری ۲۲ فیصدی کم ہو گئی مگر آمدنی ۲۲ فیصدی بڑھ گئی۔ اس الجھن کو کون بیوقوف صحیح تسلیم کرے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ شراب خوار دنیا کے قبلہ گاہ آپ ہی ہیں۔ ہم نے تو جب دیکھا یہی دیکھا؎

چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

لعنت کے بعد رحمت کی بارش

جمیع صفات کمال انسانی حاصل ہیں واسطے خوب تگ و دو اور اسکے علاوہ اقبال تحریب الفرج مسٹر فیصل کے جس نے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا و کالت خونریزی و دھم بازی و ہتک حرمت اسلام کا۔ وہ کیا ڈھنڈورا ہے۔ یہی لوگ ہیں جنکی تعریف کی گئی ہے اجتماع کل ناقص پہلوؤں مع نقل ریخ "دھر" کاؤں کاؤں کرنے والے کے پیچھے لگ جاتے ہیں جدھر کی ہوا چلی ادھر کی مڑ گئے! بھلا کون سا دل ہے جو تمام ارکان دولت انصاف پسند جراید کی رجوع و ملامت کے بعد ان ذات شریف کی حیثیت ایک خلیفہ کے توقیر کرے گا۔ ہاں اتیم بوالشمس جناب فرماتے تو بہتر ہے مگر جب ایک شخص جنت میں پہلے ہر مسلمان کو بدخواب ہو لینے دیجیے تب فتوے دیجیے۔

خدا جانے یہ مہینہ کیوں ہمارے لیے منحوس ہوا؟ پارسال اسی مہینہ میں اگلی ٹانگ میں چوٹ آئی تھی ابکی بھی گھوڑے سے گرے اور سنا ہے کہ منہ میں چوٹ آئی۔ یہ گرگری کی سالگرہ تو اچھی نہیں۔

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ زمانت بھی اور لاگ بھی جا مضمون ہو اس کی قابلیت اڈیٹر کی استعداد اُنھیں کافی واقفیت ہوگئی اُن کی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچے دفتر میں نہیں رہتے جب اُن کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب نمونہ کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں تذکرہ ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور ہر مضمون بھی اُنکے مذاق کے موافق ملجائیں تو دوام وصول۔ ورنہ پنچ پی ہزار لعنت گمائی ہے ما بخیر شما بسلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے اس حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود مژدہ ناپنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ جا آنہ بھی صرف نہ ہو۔

(۳) بعض قدر دان دفتر سے ختم مدت ختم خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس حیص بیص میں ناغہ ہو گئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ اُنکی تعمیل ارشاد صرف اُسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں ہو۔

(۴) جو پرچہ ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۲ ہفتہ کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں بعد ہفتہ لور شام کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجے اور پرچہ منگائیے۔

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہو تو خود خریدار ہو جانے ہی پر اس قدر دانی کی انتہا نہیں ہوتا بلکہ اپنے احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمائیے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام۔

منیجر

اعلان باحلف

شرائط ایجنسی

(۱) سو پیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ [illegible] کی چند ہی جلدیں جمع ہو سکیں مشتاقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible] علاوہ محصولڈاک

(۲) جلد [illegible] کے [illegible] نمبر بھی نمبروں میں انشاپردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے مشتاقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد [illegible] علاوہ محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نرخنامہ اشتہارات اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متذکرہ بالا نرخنامہ رعایتی ہے اب کوئی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

اتفاقی اشتہارات کے [illegible] فی سطر یا نصف کالم کے سرکاری اشتہار کے لیے چھ روپیہ فی اشاعت

منیجر

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

مغز کنجشک

[illegible] دماغ مصنوعات [illegible] ہو جانے میں بینظیر [illegible] کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ [illegible] دوا ہے جسکی تعریف [illegible] ایک جلیل القدر طبیب کا قول اور یہ کے شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر اگر ہمی عشق کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی مغز کنجشک ہے سنکلا ہے۔ سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے۔

قیمت فی بکس ۱۰ خوراک للعہ

ماء اللحم عنبری ذو آتشہ خاص الخاص

ماء اللحم نہایت مفید و بانتقال عطا تیار کیا گیا ہے جو خاص نسخہ ہے جسکی سارے ہندوستان میں شہرت ہے پہلے صرف راجگان و دولتمندان ملک کے لیے تیار ہوتا تھا۔ اب دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی نفع پہنچے نہایت قیمتی اسناد و معالجات سے مشک و عنبر و تازہ میووں کے عطروں سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ ہاضم طعام رنگ کو سرخ و سفید کرنے والی۔ کمزوری کو دور کرنے والا کاسر ریاح۔ بواسیر کے لیے مفید۔ گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردی کو بڑھاتا اور ممسک ہے رقت و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے فی بوتل للعہ پانچ روپیہ تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس چاندی مفت۔

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بینظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی اور صورت طلاقت لطیت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہوں انکے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور بیماری شکایتوں میں فورا اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

فی شیشی للعہ

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جسکا مثل و نظیر ملنا محال ہے قوت مردی اضافہ کرنے میں بینظیر ہے خون کو بڑھاتی اور اصلی میں ہیجان پیدا کرتی ہے۔ جریان و حرارت و رقت۔ بد خوابی کی کثرت کو دور کرتی ہے بوڑھوں اور ناامیدوں کی امید کو بر لاتی ہے بوڑھوں کو مثل شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آج تک سیکڑوں نامراد اور برسوں کے مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اگر باقاعدہ طریقہ پر کچھ دنوں تک استعمال کی جائے تو قوت اسقدر بھی خاصی افزونی ہو۔ قیمت فی ۴۰ خوراک مع محصول ڈاک للعہ

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا ضرور حوالہ دیجیے — منیجر دواخانہ معدن الادویہ کٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ — فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگا لی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر کر لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ آجکل موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

زیر طبع ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانۂ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم کی اشاعت عنقریب ہونے والی ہے اور قیمت اُن خریداروں کے واسطے جو پہلے سے خریداری کی درخواست دیدینگے صرف پانچ روپیہ مقرر کیجاتی ہے۔ حصہ اول کی قیمت فی جلد — محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ممتاز المطابع ... وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے چھپکر باہتمام محمد ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر شائع ہوا۔